سوال

اگر خاوند اپنی بیوی سے کہے : تم مجھ پر حرام ہو، تو کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

خاوند کا اپنی بیوی کو اپنے لیے حرام کرنے کے حکم میں فقہاء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ فقہاء نے اس پر ظہار کا حکم لگایا ہے، اور کچھ فقہاء نے اسے طلاق کا حکم دیا ہے

راجح قول تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس سے طلاق کی نیت کی جائے تو یہ طلاق ہوگی، اور اگر ظہار کی نیت کرے تو ظہار اور اگر قسم کی نیت کرے تو قسم، یہ اس کی نیت پر منحصر ہے

اور اگر اس سے کچھ بھی نیت نہیں کی تو پھر اس پر قسم کا کفارہ ہوگا، امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے

اس کی دلیل یہ ہے کہ : یہ الفاظ طلاق کے لیے بھی بولے جاسکتے ہیں، اور ظہار کے لیے بھی اور قسم کے لیے بھی، اس لیے اس کی تعیین کے لیے تو قائل کی نیت دیکھی جائیگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارمدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی ہو"

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

"جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے لیے حرام کرے تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ ادا کریگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4911) صحیح مسلم حدیث نمبر (1473).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کوئی قائل یہ کہے کہ : ان تین امور (یعنی طلاق، ظہار اور قسم) میں کیا فرق ہے ؟

تو ہم کہیں گے : ان میں فرق یہ ہے کہ :

پہلی حالت : قسم میں اس نے حرام کرنے کی نیت نہیں کی لیکن ممانعت کی ایک قسم کی نیت کی ہے، یا تو معلق یا پھر غیر معلق، مثلا وہ کہے : اگر تم نے ایسے کیا تو تم مجھ پر حرا ہو، تو یہ معلق ہے، اس کا مقصد اپنے لیے بیوی کو حرام کرنا نہ تھا، بلکہ اس کا مقصد تو بیوی کو اس کام سے روکنا اور منع کرنا ہے

اور اسی طرح یہ الفاظ : "تم مجھ پر حرام ہو" سے اس کا مقصد بیوی کو روکنا ہے، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ : یہ قسم ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس چیز کو اپنے لیے حرام کیوں کرتے ہیں جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں.....

پھر اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

یقیناً اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کو کھولنا واجب کر دیا ہے .

اللہ کا فرمان : اللہ نے آپ کے لیے جو حلال کیا ہے

اس میں ما اسم موصولہ ہے جو عموم کا فائدہ دیتا ہے اور یہ بیوی اور لونڈی اور کھانے پینے اور لباس وغیرہ سب کو شامل ہے ، تو اس کا حکم قسم کا حکم ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

"جب کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے : تم مجھ پر حرام ہو تو یہ قسم ہے وہ اس کا کفارہ ادا کریگا ، اور اس کا اس آیت سے استدلال ظاہر ہے

دوسری حالت :

اس سے خاوند طلاق کا ارادہ رکھتا ہو اور " تم مجھ پر حرام ہو " سے وہ علیحدگی کی نیت کرے تو یہ طلاق کہلائیگی اس لیے کہ یہ علیحدگی کے لیے صحیح ، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی "

تیسری حالت :

اس سے ظہار کا ارادہ کیا ہو ، ظہار کا معنی یہ ہے کہ وہ بیوی اس پر حرام ہے ، بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ ظہار نہیں کیونکہ اس میں ظہار کے الفاظ نہیں ہیں

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ ظہار ہے ؛ کیونکہ بیوی سے ظہار کرنے والے کے قول کا معنی یہی ہے " تم مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہو " اس کا معنی حرام کے علاوہ کچھ نہیں لیکن اس نے اسے حرمت کے سب سے اعلی درجہ سے مشابہت دی ہے اور وہ ماں کی پشت ہے ، اس لیے کہ یہ اس پر سب سے زیادہ حرام ہے تو یہ ظہار کہلائیگا " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (476/5) .

ہم یہاں اس طرح کے الفاظ کے خطرناک ہونے کی تنبیہ کرتے ہیں کہ یہ بہت خطرناک ہیں ، ان الفاظ مطلقا بولنے سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ ازدواجی تعلقات اور عقد نکاح کو محفوظ رکھا جا سکے ، کہ کہیں اس سے ان تعلقات میں بگاڑ پیدا نہ ہو جائے اور خاندان کا شیرازہ ہی بکھر جائے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

81984